REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۱۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد خورشید احمد انور — نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپیہ — ششماہی ۱۰ روپیہ — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے — فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۱۳ر جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ — ۸ر شہادت ۱۳۶۱ ہش — ۸ر اپریل ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ر شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مکرم ناصر احمد صاحب واقفِ زندگی ربوہ کی زبانی ملنے والی مورخہ ۱۳ر ... کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب اور جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ الودود کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم میں حضور پُرنور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۸ر شہادت (اپریل) ــــ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

الحمد للہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا

کلکتہ میں ورودِ مسعود!

ایک نئی مسجد کا بابرکت افتتاح ● تین افراد کا قبولِ حق!

رپورٹ مرسلہ :- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

جماعتہائے احمدیہ اُڑیسہ کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۶/۳/۸۲ کو بذریعہ طیارہ کلکتہ تشریف لائے۔ دم دم کے ہوائی مستقر پر افرادِ جماعت نے اپنے محترم مہمانوں کو گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ طیران گاہ سے آپ کو محترم محمد صدیق صاحب بانی مرحوم کے مکان پر لے جایا گیا۔ جہاں جماعت کی طرف سے آپ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

مسجد کا افتتاح

پروگرام کے مطابق دوسرے روز محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے ہمراہ جماعت کے کثیر افراد اپنی پرائیویٹ کاروں میں اور بعض لوکل ٹرین سے ڈائمنڈ ہاربر سے ملحقہ گاؤں کبیرہ پہنچے۔ یہاں کے غریب مگر نہایت مخلص افرادِ جماعت نے اپنے معزز مہمان کا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا اور گُل پوشی کرنے کے بعد فلک شگاف اسلامی نعروں کے جلو میں آپ کو نئی تعمیر شدہ مسجد تک پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔

واضح رہے کہ کبیرہ میں ۱۹۶۲ء میں سب سے پہلے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے نے بیعت کی تھی۔ آج یہاں خدا کے فضل سے قریباً دو صد احمدی افراد کی مخلص و فعال جماعت قائم ہو چکی ہے۔ پہلے احمدی اور غیر احمدی گاؤں کی پرانی مسجد میں ہی نمازیں ادا کر لیتے تھے۔ بعد میں غیر احمدیوں نے افرادِ جماعت کو مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ جس کے نتیجہ میں تمام احمدی ایک چھوٹی سی بیٹھک میں نماز ادا کرنے لگے۔ دو سال قبل مکرم نامدار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کبیرہ نے مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین وقف کیا۔ جس پر بفضلہ تعالیٰ جماعت کلکتہ کے مالی تعاون اور کبیرہ جماعت کے وقارِ عمل سے ایک خوبصورت کشادہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

کبیرہ پہنچتے پہنچتے نمازِ ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ اس لئے مکرم منیر احمد صاحب باتی نے اس نئی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر پہلی اذان دی۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدہٗ ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم موصوف نے احباب کو ایک روح پرور خطاب سے نوازا۔ آپ نے قرآنی آیت "الم نجعل الارض ننقصہا من اطرافہا" کی تلاوت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت اسلام اور مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ جب حضور نے خدائی منشاء کے مطابق اسلام کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا تو چاروں طرف سے اپنوں اور بیگانوں نے آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ لیکن خدائی بشارات کے مطابق آپ کو ترقی ملتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہے۔

آپ نے حضور کی زندگی میں ایک انگریز سیاح کے قادیان آنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس انگریز نے حضور سے استفسار کیا تھا کہ آپ کے دعویٰ صداقت کی خود آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ اس پر حضور نے اس انگریز کے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے خاص طور پر قادیان آنے کو ہی اپنی صداقت کی ایک زبردست دلیل قرار دیا تھا۔ محترم موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بنگال کی اس دُور دراز بستی میں احمدیت کا پھیلاؤ بھی دراصل حضور علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

آپ نے افرادِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مخالفین کی مخالفتیں ہر دور میں روحانی جماعتوں کے برحق اور منجانب اللہ ہونے کی نشانی ہوا کرتی ہے۔ اس امتحان اور آزمائش میں ثابت قدمی آخر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچ لاتی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کئی ایک ایمان افروز واقعات بتائے کہ کس طرح ہر مخالفت میں آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ نے صبر و استقامت دکھائی۔ اور آخرکار وہ خدائی وعدوں کے وارث ہوئے۔ اس طرح احمدیت بھی یقیناً غالب آکر رہے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی مشیت ہے جسے پورا ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے عمل سے دنیا پر واضح کرنا چاہیئے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان کمیلہ سادی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ ر شہادت ۱۳۶۱ ہش

ایک ہی ضد

تکفیر بازی ہر دور کے علماءِ سُو کا مرغوب و دل پسند مشغلہ ہی نہیں بلکہ حصولِ روزی کا بھی ذریعہ رہی ہے۔ اندریں حالات علم و عمل سے یکسر تہی آج کے نام نہاد علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین سے یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ وہ کبھی اپنے اس موروثی پیشہ کو خیرباد کہہ کر اپنے پیٹ پر لات مارنے کا بھاری خطرہ مول لے سکیں گے ــــ !!

قارئین کو یاد ہوگا کہ پاکستان کا سابقہ معطّل شدہ آئین ۱۹۷۳ء کے دوران سابق وزیرِ اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں تشکیل دیا گیا تھا۔ نیز یہ کہ اسی آئین میں قومی اسمبلی کے ارکان نے اپنے منصب اور آئینی اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو یہ رسوائے زمانہ ترمیم بھی پاس کی گئی تھی کہ دفعہ ۲۶۰ (۳) کے تحت پاکستان میں آباد غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں بریکٹ جنبش قلم ملک کے پچاس لاکھ سے بھی زائد کلمہ گو اور احکام شریعت کے پورے طور سے پابند احمدی مسلمانوں کے نام کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔ قومی اسمبلی کے اس غیر منصفانہ اور سراسر نامعقول فیصلہ کے خلاف اس وقت بھی عالمی پریس کے شدید ترین ردِّ عمل کے باوجود دین و مذہب کے اجارہ دار مولویوں نے بغلیں بجائی تھیں۔

اور اب جب سے صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے عبوری آئین کے حکم مجریہ ۱۹۸۱ء کے نفاذ کے ذریعہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو معطل قرار دے دیا ہے ملک کے دانشوروں اور جبّہ پوش مولویوں کے مابین پھر اسی ترمیمی بل پر یہ بحث شروع ہوگئی ہے کہ سابقہ آئین کی معطلی کے ساتھ کیا ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء والی وہ ترمیم بھی معطل ہو گئی ہے یا نہیں جس کے بل بوتے پر ملک کے پچاس لاکھ سے زائد پُر امن اور وفادار احمدی مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا گیا تھا۔ اس ضمن میں ہم قبل ازیں روزنامہ "جنگ" لاہور کے حوالے سے پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کا وہ بیان مبدر مجریہ ۱۱ مارچ ۸۲ء کے ص ۶ پر منقولات کے تحت نقل کر چکے ہیں۔ جس میں موصوف نے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کیا ہے کہ وزارتِ قانون و پارلیمانی امور کے ۸ ر جولائی ۱۹۸۱ء کے گزٹ آف پاکستان میں جاری شدہ آرڈی نینس نمبر XXXVII نے قومی اسمبلی کی ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء والی آئینی ترمیم کو بھی کلّیتاً معطل کر دیا ہے۔ قریباً اسی نوعیت کے مثبت ردِّ عمل کا اظہار پاکستان کے بہت سے دوسرے دانشوروں نے بھی کیا ہے۔ مگر نام نہاد علماء اور مفتیانِ دین کا گروہ چونکہ ہمیشہ ہی سے تعمیری کردار ادا کرنے کی بجائے تخریب و انتشار کا خوگر رہا ہے اس لئے اس کی طرف سے حسبِ توقع اس موقعہ پر بھی منفی ردِّ عمل ہی کا اظہار ہوا ہے۔ جیسا کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولوی محمد مالک صاحب کاندھلوی نے اس بحث و تمحیص کے دوران اپنے اندرونی بغض و کینہ کا اظہار اس طور سے کیا ہے کہ :-

"قادیانیوں کی حیثیت کے بارہ میں ان دنوں بعض حلقوں کی طرف سے جو بحث کی جارہی ہے وہ غیر متعلق اور بلا ضرورت ہے۔ کیونکہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور اس بات پر کسی بھی مسلمان حکومت یا مسلمان شہری کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔" (بحوالہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۵ ر مارچ ۱۹۸۲ء)

قانونی اور آئینی موشگافیوں سے قطع نظر اصولی طور پر اس حقیقت سے کوئی بھی عقلمند انسان انکار نہیں کر سکتا کہ مذہب انسان کا کلیتاً ذاتی اور نجی معاملہ ہے۔ اور یہ کہ اسلاف کے طے کردہ مسلّمہ اصول "توجیه القول بما لا یرضیٰ به قائله باطلٌ" کے مطابق ہر شخص کو اسی عقیدہ و مذہب کی طرف منسوب کیا جانا چاہیئے جس کا اظہار وہ خود اپنی زبان سے کرتا ہو۔ اندریں صورت دنیا کی کوئی بھی مقتدر حکومت نہ تو کسی فرد پر جبراً کوئی عقیدہ ٹھونس سکتی ہے اور نہ ہی اسے یہ اختیار ہے کہ وہ اپنے کسی شہری پر اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی مذہب کا لیبل چسپاں کر دے۔ قرآن حکیم نے ارشادِ ربّانی لا اکراہ فی الدّین کے انتہائی پُر حکمت اور جامع الفاظ میں جبر و اکراہ کے اس جاہلانہ نظریہ کی مکمل طور سے بیخ کنی کی ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی تعریف نہایت آسان اور عام فہم پیرائے میں یوں بیان فرمائی ہے کہ (ترجمہ) "جو کوئی ہماری طرح کی نماز پڑھتا اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے وہ ایسا شخص ہے جس کے مسلمان ہونے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول دیتے ہیں"۔ (بخاری) قرآن حکیم اور حدیث نبوی

کے ان واضح ارشادات سے قطع نظر اگر عام انسانی قدروں کو ہی لیا جائے تو آج کے تمام متمدن ممالک خواہ وہ مذہب میں یقین رکھتے ہیں یا نہیں، اپنے آئین میں ہر شہری کو مذہب و عقیدہ کی مکمل آزادی دیتے ہیں، حتیٰ کہ یو۔این۔او کے انسانی حقوق کے چارٹر میں بھی آزادیٔ مذہب و عقیدہ کے پیدائشی اور بنیادی حق کو شامل کیا گیا ہے ـــ پھر طرفہ یہ کہ یہاں تو یہ لمبی چوڑی بحث معطل شدہ آئین کی صرف ایک ترمیم کے گرد چکر لگا رہی ہے جبکہ صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ابھی چند روز قبل کل بلوچستان بلدیاتی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے ۱۹۷۳ء کے معطل شدہ اس پورے آئین کا تجزیہ ہی ان الفاظ میں کر چکے ہیں کہ :-

"ہمارا آئین قرآن ہے اور اس کی موجودگی میں مسلمانوں کو کسی دوسرے آئین کی ضرورت نہیں ـــ لوگ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بات کرتے ہیں اور سیاسی بنیادی حقوق کے بارے میں بولتے ہیں ـــ میرے خیال میں آئین کوئی الہامی کتاب نہیں ہے۔" (بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" ۲۸ ر فروری ۱۹۸۲ء)

صدرِ مملکت کا یہ ارشاد جہاں ۱۹۷۳ء کے مکمل آئین کا صحیح تجزیہ کرتا ہے وہاں بین السطور آئین ساز اسمبلی کے دائرۂ کار کی بھی تعیین کر کے اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے کہ وہ مذہبی امور میں دخل اندازی کرنے کی کیا مجاز ہے۔ علماء پاکستان کے عقل و دانش کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ معطل شدہ آئین کی تمام دفعات سے قطع نظر اس ایک لنگڑی لولی آئینی ترمیم کو ہی بیساکھیوں کا سہارا دیکر کھڑا کرنے کی بے سود کوشش کر رہے ہیں۔ جس کے پس پشت کارفرما پیپلز پارٹی کی سیاسی فریب کاری ساری دنیا پر آشکار ہو چکی ہے۔

علماء کی اس ہٹ دھرمی اور "میں نہ مانوں" والی ضد کے آگے ہم اپنا جواب اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان پُر شوکت الفاظ میں ایک مرتبہ پھر یہاں دہراتے ہیں کہ :-

"اگر حکومت کسی احمدی کو غیر مسلم ہونے کا سرٹیفیکیٹ دیتی ہے تو اس کی کسی احمدی کو ضرورت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو مسلمان ہونے کا سرٹیفیکیٹ عطا کر چکا ہے۔" (بحوالہ بدر ۱۹ ر ستمبر ۱۹۷۷ء)

خورشید احمد انور

امنِ عالم کے پیمبر! اے محبت کے قتیل!

مرحبا! اے شاہِ خوباں! اے جمیلوں کے جمیل
منتظر تھے تیرے صدیوں سے نبیلوں کے نبیل

تیری خاطر حق تعالیٰ نے بنائی کائنات
اے نویدِ موسیٰؑ عمراں تمنائے خلیلؑ!

شوق تھا تیری زیارت کا کلیم اللہ کو
تجھ سے ملنے کی تمنا کر چکے تھے سب عقیل

سب حسینانِ جہاں دیدار کے مشتاق تھے
عشق میں سرشار تھے سارے زمانوں کے شکیل

عمر بھر داؤدؑ بھی تیرے لئے گریاں رہا!
ابنِ مریمؑ ڈھونڈتا ہی رہ گیا کوئی سبیل

تیرے آنے سے ہوئی روشن یہ ساری کائنات
مہرِ عالمتاب، محبوبِ خداوندِ جلیل

تیرے پرتو سے ہوئے روشن ہزاروں ماہتاب
تیرے جلوے نے بنایا سب حسینوں کو اصیل

تیرے ہی جلوے تھے جو بھی تجھ سے پہلے آگئے
فیض پاکر بدرِ کامل ہوگیا تیرا مثیل

تیرے دم سے ہوگیا انسانیت کا سر بلند
ہوگئے نزدیک تر رستے جو تھے بیحد طویل

محسنِ انسانیت، اے رحمۃً للعالمینؐ
صاحبِ جود و سخا، اے ناتوانوں کے کفیل

باعثِ تخلیقِ عالم، اے نبیِؐ انبیاءؑ
اے شہِ ہر دو سرا، اے رہنمائے بے عدیل

عاجزوں کے ملجا و ماویٰ، یتیموں کے ولی
شافعِ روزِ جزا، اے بے نواؤں کے وکیل

امنِ عالم کے علمبردار، فخرِ انبیاءؑ
اے سراپا حُسن و خوبی، اے محبت کے قتیل

تیری تُربت پر سدا رحمت برستی ہی رہے
تیری عترت کا ہمیشہ ہی رہے مولیٰ کفیل

المدد! فریاد ہے یہ درد کی، اے شاہِ دیںؐ!
تیری امت پر گزرتا ہے کلام اللہ ثقیل

عاجزانہ التجا ہے پیشِ ربّ العالمیں
رحمتِ باری ہو نازل خیرِ امت پر عجیل

دِل حزیں ہے، چشم پُرنم، اک سہارا نعت کا
کیا کبھی فرمائیں گے وہ، جلد آ میرے قتیل!

محتاجِ دعا:- خاکسار عبدالرحیم راٹھور

کھیل اس لئے کھیلو تاکہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کر سکو!

اسلام کھیلوں کو لذت و سرور حاصل کرنے، پیسے کمانے یا دوسروں کو خوشی پہنچانے کا ذریعہ قرار نہیں دیتا

جسم کو صحت مند بنانے کا مقصد اہم اور عظیم ذمہ داریاں اٹھانے کا اہل بنانا ہے

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ - ۱۲؍امان (پنیپ) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں - اس سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے (جو آج صبح ہی عمل میں آیا تھا) کھیل اور ورزش کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر بیان کیا۔ اور فرمایا کہ اسلام کے نزدیک کھیلیں اس لئے کھیلی جانی چاہئیں تاکہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قویٰ کی نشو و نما کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کیا جا سکے۔ حضور نے فرمایا اس لئے کھیل اور ورزش میں کسی عمر کی قید نہیں۔ کیونکہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی جنت میں جانا ہے - البتہ عمر کے لحاظ سے ورزش کی نوعیت بدلتی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج سے باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے میں کھیل اور ورزش کے متعلق اسلام کا فلسفہ بتاؤں گا۔

حضور نے فرمایا، بعض کھیل ورزش کے لئے، بعض کھیل لذت اور سرور حاصل کرنے کے لئے، بعض کھیل پیسے بنانے کے لئے اور بعض کھیل دوسروں کو خوشی پہنچانے کیلئے کھیلے جاتے ہیں - ایسے کھیل کھیلنے والے اپنے جسم کو کسی اعلیٰ مقصد کے لئے مضبوط نہیں بناتے بلکہ ان کی زندگی کا مقصد ہی کھیل کھیلنا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا، اسلام کا یہ فلسفہ نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سورۂ فاتحہ کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے - اس میں اس فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ رب العالمین ہے۔ جو چیز بھی اس نے پیدا کی ہے وہ اس کی ربوبیت کرتا ہے - اور اس کے لئے اسے مناسب حال قوتیں اور استعدادیں دیتا ہے۔ مثلاً نوع انسان کی پیدائش سے کئی کروڑ سال قبل ایسی اشیاء کی پیدائش کا سامان کیا جو انسان کو کئی کروڑ سال بعد چاہیئے تھیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام تر اشیاء کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے - اسلام یہ کہتا ہے کہ کھیل اس طرح سے کھیلو کہ اس کے نتیجے میں تمام جسم کی نشو و نما اس طور سے کر سکو کہ تم وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جاؤ جو تمہاری دوسری صلاحیتوں کی وجہ سے تمہارے جسم پر پڑنے والا ہے - اس ضمن میں پہلا بوجھ انسان کے ذہن پر پڑتا ہے - اسلام کہتا ہے کہ ایسی کھیلیں کھیلو جو جسمانی طور پر تمہاری صحیح اور بہترین نشو و نما کر سکیں۔ جسم کی نشو و نما میں ذہنی بلندی بھی شامل ہو۔ اور اس کے نتیجے میں اچھے اخلاق پیدا ہوں - حضور نے فرمایا کہ اخلاقی قوت کا بڑا تعلق ذہن کے علاوہ جسم سے بھی ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہتا ہے، مگر وہ بیمار ہے اور اسے گھر سے نکلنا مشکل ہے۔ تو وہ بیواؤں یا یتیموں کی مدد کے لئے ان کے گھر کیسے جا سکتا ہے، حالانکہ اس کے دل میں نیکی کی خواہش موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اخلاقی ترقی حاصل کرنے کے بعد اگلا زینہ روحانیت کے میدان میں ترقی کرتا ہے - اور جب تک جسم پوری نشو و نما حاصل نہ کرے جسمانی رفعت حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ۔۔۔!!

حضور نے فرمایا، اس لئے میں اپنے احمدی بچوں اور نوجوانوں اور ان کو جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کھیلیں اس لئے کھیلو تاکہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کر سکو۔ اسلام کا یہ فلسفہ نہیں ہے کہ کھیلوں کو لذت یا سرور حاصل کرنے کے لئے یا پیسہ کمانے کے لئے یا لوگوں کے لئے صرف خوشی کا سامان فراہم کرنے کے لئے کھیلو ۔۔۔! بلکہ اسلام کہتا ہے کہ کھیل اس لئے کھیلو تاکہ اس ذمہ داری کو اٹھا سکو جو بہت وزنی اور ارفع ہے۔ انسان ورزش اور کھیل سے جانوروں کی طرح صرف اپنے جسم کو اچھا نہیں بناتا، بلکہ ایک قدم آگے بڑھا کے ذہنی روشنی حاصل کرتا ہے - پھر ایک اور قدم آگے اٹھا کر ایسے اخلاق حاصل کرتا ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا عکس جھلکتا ہو - اور پھر اس کے بعد ایک اور قدم آگے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے۔ اور اس کو یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ

بے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سورۂ فاتحہ سے استنباط کرتے ہوئے بہت لطیف نکات و معارف بیان فرمائے - اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو رفعت دینے کا ارادہ کیا۔ مگر یہ زمین کا کیڑا بن گیا۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمین کا کیڑا بننے سے محفوظ رکھے اور ہم اس کے پیار کو مقبول اعمال صالحہ کے ذریعے حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے لئے ہم نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہیں بیٹھنا بلکہ کھیل کے ذریعہ سے اپنے جسم کو مضبوط کر کے آغاز کرنا ہے درجہ بدرجہ روحانی رفعتوں کے حصول کا۔ ہمارا مقصد کھیل سے دین ہونا چاہیئے دنیا نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہمارا ذہن ہمارے جسم کی کمزوری سے کمزور نہ ہو جائے۔ بلکہ جسم کو مضبوط اور صحت مند بنا کر ہم ذہنی قوتوں کو ترقی دیں۔ تاکہ ہمارے اخلاق ترقی کریں - اور آخر میں یہ مقصد حاصل ہو کہ ہم روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا اس لئے آج باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والوں کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ کھیل اور ورزش کی روح کو سمجھتے ہوئے کھیل کھیلیں۔ چونکہ ان کے ذریعے سے ہم نے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اس لئے کھیل سب لوگوں کو کھیلنا چاہیئے۔ یہ صرف بچوں اور جوانوں کا کام نہیں۔ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی جنت میں جانے کی ضرورت ہے۔ البتہ عمر کے ساتھ ورزش کی نوعیت بدل جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ مومن تو وہ ہے کہ مرتے دم تک اس کے جسم کو قربانی کرنے میں اس کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضور نے آخر میں فرمایا، دو روز ہوئے میری بڑی بیٹی امۃ الشکور کو جگر کی کسی بیماری کا سخت حملہ ہوا ہے دوست دعا کریں کیونکہ اصل تو شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے حضور نے فرمایا، ہمارا خیال تھا کہ جگر کی ایک خطرناک بیماری ہے۔ مگر لاہور سے جو ٹیسٹ کروائے گئے ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ وہ خاص بیماری تو نہیں مگر جگر کی کوئی اور بیماری ہے جس کا ابھی مکمل پتہ نہیں لگا۔ حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو تو سب پتہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ آمین۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۱۳؍مارچ ۱۹۸۲ء)

ضروری وضاحت

بدر مجریہ ۲۵؍۲؍۸۲ صفحہ ۵ کالم ۳ پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی کارروائی کے ضمن میں وقائع نگار نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی تقریر کا جو خلاصہ قلمبند کیا ہے وہ بہت زیادہ مختصر ہونے کے باعث اصل مفہوم کو واضح نہیں کرتا۔ جس کی وجہ سے ایک مقام پر کسی قدر اشتباہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس ممکنہ اشتباہ کے ازالہ کے لئے اس حصۂ تقریر کا خلاصہ خود فاضل مقرر کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی علوم خدا تعالیٰ سے حاصل فرمائے ہیں۔ جیسا کہ آپ کا یہ الہام ہے کہ "الرحمٰن علّم القرآن" علاوہ ازیں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ کے دعویٰ کا فہم، قرآن مجید کی کلید ہے - یعنی جو شخص آپ کے دعویٰ کو سمجھ لیگا اس کو قرآن کے فہم پر اطلاع دی جائے گی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کے بروزِ کامل اور خدائی مامور کی حیثیت سے جسے پیشگوئیوں میں حکم و عدل قرار دیا گیا ہے، فرمایا ہے کہ جو معنے قرآن شریف کے آپ فرمائیں وہی صحیح ہوں گے۔ آپ کو یہ نعمت علم قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے حاصل ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اس خداداد منصب کے تحت قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے بہترین اصول اپنی کتب میں پیش فرما کر اپنے مخالف علماء پر اس اعتبار سے اتمام حجت فرمائی ہے۔ آپ کی تفسیر کی برتری پر زمانہ کی شہادت موجود ہے کہ قرآن مجید کے جن مقامات کی تفسیر و تشریح کی بناء پر علماء کی طرف سے کفر کے فتوے لگائے گئے تھے مثلاً وفات مسیح اور نسخ فی القرآن وغیرہ۔ ان کے بارہ میں کوئی مخالف بھی اپنے موقف پر قائم نظر نہیں آتا بلکہ سب میدان سے فرار ☆

☆ اختیار کر چکے ہیں۔ ایسے ہی دیگر مخفرت دیسائی میاجوں جن آپ کی تفاسیر کی اشاعت ہو رہی ہے بفضلہ تعالیٰ آپ کی بیان فرمودہ تفاسیر کی برتری ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔"

گاہے گاہے باز خواں......!

از مکرم شیخ نصیر احمد صاحب۔ کراچی

آج خاکسار اپنے بھائیوں۔ بزرگوں اور خاص طور پر عزیزوں کو قادیان کی سیر کرانا چاہتا ہے۔ میری عمر کے یا کچھ کم و بیش عمر کے اکثر انصار بھائیوں کو تو قادیان کی باتیں یاد ہی ہوں گی۔ لیکن خدام کی اکثریت اور اطفال تو بیشتر ایسے ہوں گے جنہوں نے اس مقدس بستی کو دیکھا بھی نہ ہوگا۔ ہاں حسرت دیدار کس احمدی کے دل میں نہیں۔ اُن کے لئے میرا مشورہ ہے کہ قادیان جانا کوئی مشکل امر نہیں رہا۔ نہ ہی اخراجات کوئی اتنے زیادہ ہوتے ہیں۔ لاہور سے بذریعہ بس قادیان کا کرایہ کوئی پانچ روپے کے قریب ہے۔ اور ویزا لینا کوئی مشکل نہیں۔ وہ ہمت کریں خدا تعالیٰ اُن کی خواہش ضرور پوری کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

غالباً ۱۹۴۱ء کے اوائل میں مجھے تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا گیا۔ میری خوشی کی انتہا نہ تھی میرے دو بڑے بھائی یعنی شیخ ناصر احمد صاحب سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ اور شیخ منصور احمد صاحب حال لنڈن، قادیان میں تھے۔ اول الذکر تو دارالواقفین میں اور ثانی الذکر بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید میں رہتے تھے۔ میں چوتھی جماعت میں داخل ہوگیا۔ اور دارالواقفین میں بڑے بھائی جان کے ساتھ ہی رہنا شروع کر دیا۔ چوتھی پاس کرکے پانچویں میں گئے تو بڑی خوشی تھی کہ اب ہم ہائی سکول میں جا رہے ہیں۔ (اس وقت پانچویں جماعت ہائی سکول کے ساتھ ملحق ہوتی تھی) اور ہائی سکول کی عمارت وہ جو پورے پنجاب میں اوّل نمبر پر تھی۔ جسے بعد میں تعلیم الاسلام کالج میں تبدیل کر دیا۔ مجالس مشاورت اسی کے ہال میں ہوتی تھیں۔ اور ہم بڑے شوق سے کرسیاں وغیرہ سیٹ کیا کرتے تھے۔

اس زمانہ میں برادرم محترم شیخ ناصر احمد صاحب غالباً مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم خدمت خلق تھے۔ باہر سے آنے والے دودھ کو بھی چیک کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی دودھ والے کے دودھ میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ نے اس کے برتن لے کر رکھ لئے۔ اس نے غالباً حضرت حضور کے پاس شکایت کی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے بھائی جان کو کہا کہ آپ کو یہ اختیار حاصل نہ تھا کہ آپ اس کے برتن رکھ لیتے۔ اور بطور سزا بھائی جان کو ایک ماہ کے مقاطعہ کی سزا سنائی گئی۔ مجھے یاد ہے کہ میرے ساتھ بھی وہ کوئی بات نہ کرتے تھے۔ انہی دنوں ماسٹر صاحب نے مجھے سکول سے کہا کہ فیس لے کر آؤ۔ میں دارالواقفین میں آیا جو اس وقت حضرت ڈاکٹر حاجی خان صاحب مرحوم کی کوٹھی بیت الحکمت میں تھا۔ اور کلاس ہو رہی تھی۔ میں نے سیڑھیوں میں کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیا کہ اب فیس کیسے مانگوں اور نہ لے کر جاؤں تو ماسٹر صاحب ماریں گے۔ اتنے میں میرے ماموں زاد بھائی شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ چین۔ ایران و فجی آئے۔ مجھے چپ کرایا۔ تسلی دی اور فیس کے پیسے دیئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کمال شفقت سے غالباً چودہ دن بعد ہی باقی سزا معاف کر دی۔ اُس دن ہمارے ہاں عید کا سماں تھا۔ ورنہ یہ دو ہفتہ کا عرصہ بڑا کٹھن تھا۔

بھائی جان کے ذمہ جمعہ کے دن مسجد اقصیٰ میں لوبان وغیرہ جلانے کا انتظام بھی تھا۔ اور مجھے یاد ہے اور اس یاد پر فخر ہے کہ مجھے یہ سعادت ملتی رہی کہ مٹی کے پیالوں میں جلتے ہوئے کوئلے رکھ کر اُن پر لوبان ڈال کر پوری مسجد میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر وہ پیالے میں ہی رکھا کرتا تھا۔

اُس وقت ایک بڑی خواہش منارۃ المسیح پر چڑھنے کی بھی ہوتی (جو کہ اب تک ویسی ہی موجود ہے) لیکن بچوں کو عموماً چڑھنے نہیں دیتے تھے۔ ہم نے جمعہ کے بعد میاں سراج دین صاحب مؤذن کے گرد ہو جانا تو انہوں نے کہنا کہ اچھا میرے ساتھ صحن کی صفیں لپیٹنے میں مدد کرو۔ پھر اجازت دُوں گا۔ چنانچہ ہم نے خوشی خوشی یہ کام کرنا۔ اور انہوں نے مینار کا دروازہ کھول دینا۔ اور ہمیں عصر کی اذان تک اُوپر رہنے کی اجازت مل جاتی۔ (اب کے جب ہم قادیان گئے تو اسی خواہش کی تکمیل میں منارۃ المسیح پر چڑھے لیکن چونکہ مرمت کا کام ہو رہا تھا اس لئے دوسری منزل سے آگے نہ جا سکے)

اُس وقت کو یاد کرتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ یہی ذکر کرتا رہوں۔ شام کو نماز مغرب کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مسجد مبارک میں بالائی چھت کے شہ نشین پر بیٹھ جاتے اور مجلس عرفان شروع ہو جاتی۔ کیا دلفریب ہوتا تھا وہ نظارہ! مسجد مبارک سے یاد آیا کہ مجھے فجر کی نماز کے لئے بھائی جان مسجد مبارک بھجوایا کرتے تا حضور رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر سکوں۔ انہوں نے خود چونکہ بی بی سی سے انگریزی میں خبریں سُن کر اُن کا ترجمہ حضور کی خدمت میں بھجوانا ہوتا تھا اس لئے وہ مسجد دارالانوار میں نماز ادا کرتے تھے۔ جہاں مسجد مبارک سے پہلے جماعت ہو جاتی تھی مسجد مبارک میں فجر کی نماز اگر حضور رضی اللہ عنہ تشریف نہ لاتے تو مولانا سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ لمبی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ جٹ نماز پڑھاتے تھے جو بہت تیز ہوتی تھی۔

اس زمانے کی یادوں میں ایک فرشتہ کا چہرہ بھی یاد آتا ہے۔ یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ۔ وہ عموماً نیچے نظر کئے چلتے تھے لیکن پھر بھی دوسرے کو موقع نہیں دیتے تھے کہ وہ پہلے السلام علیکم کہے۔ ہم کئی دفعہ تاک میں کھڑے ہو جاتے کہ جیسے ہی مولوی صاحب رضی اللہ عنہ قریب آئیں گے ہم پہلے سلام کہیں گے۔ لیکن ابھی ہمارے خیال میں اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ اتنی دُور سے کسی بزرگ کو السلام علیکم کہنا ہم (اپنی سمجھ کے مطابق) بے ادبی خیال کرتے تھے کہ اُن کی طرف سے السلام علیکم کی آواز آجاتی تھی۔ اور ہم اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے تھے۔ سُنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو السلام علیکم کہنے میں پہل کر دی۔ تو حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ حیران ہو کر کھڑے ہوگئے اور مڑ کر حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہے۔ (پتہ نہیں زیر لب کتنی بابرکت دعائیں اُن کے لئے مولوی صاحب کے دل سے نکلی ہوں گی!)

سنہ ۱۹۴۳ء کی گرمیوں کی تعطیلات میں جب میں سندھ اپنے گھر گیا تو پتہ نہیں کن حالات کی بناء پر میرا قادیان پڑھنا ملتوی کر دیا گیا۔ اور میں وہیں سندھ میں سکول میں داخل کروا دیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان چھوڑنے کا مجھے اس قدر رنج ہوا کہ کئی دن تک میں روتا اور ضد کرتا رہا۔ (اور یہ افسوس آج بھی قائم ہے)

سنہ ۱۹۴۷ء کے غالباً مارچ میں مجھے چند دنوں کے لئے قادیان جانے کا موقعہ ملا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ جس دن قادیان سے واپس جانے کے لئے ریل میں سوار ہوا تو ریل کے چلنے پر مجھے یاد ہے کہ میں دروازہ میں کھڑا رہا۔ اور جب تک منارۃ المسیح نظر آتا رہا میری آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری رہا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ ۱۷۔۱۸ سال کے نوجوان سے اس امر کی توقع مشکل سے نظر آتی ہے کہ وہ اس لاابالی عمر میں اتنا جذباتی ہو جاوے۔ لیکن جب پاکستان بن گیا اور قادیان ہم سے بچھڑ گیا تو مجھے پتہ چلا کہ لاشعوری طور پر یہی احساس تھا کہ اب تو شاید عمر بھر میں پھر یہاں آنا نصیب نہ ہو۔ جس کی وجہ سے میری یہ حالت ہوئی تھی۔ بہرحال سنہ ۱۹۴۷ء گذر گیا۔ دُنیا نے موسموں کے تغیّر و تبدّل کو ۳۳ دفعہ مشاہدہ کر لیا۔ اور سنہ ۱۹۸۰ء آگیا۔ ایک دن ہماری ایک عزیزہ جس کا نام انیسہ بیگم ہے مجھ سے کہنے لگی، کہ بھائی جی! میں قادیان جانا چاہتی ہوں۔ لیکن یہ (شوہر کی طرف اشارہ کرکے) میرے ساتھ جانے پر تیار نہیں ہوتے۔ آپ میرے ساتھ چلے چلیں۔ میں نے بے ساختہ کہا، ہاں میں تیار ہوں۔ اُس نے کہا کہ اپنا پاسپورٹ دیں۔ میں نے دے دیا۔ اُسی نے انڈیا کی انڈورسمنٹ کروائی۔ مجھے خیال آیا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ بچوں کو بھی اپنی زندگی میں قادیان دکھا دیں۔ چنانچہ بیوی اور بچوں کے پاسپورٹ تیار کروائے۔ ویزے لگوائے۔ ٹیکے لگوائے۔ سٹیٹ بنک سے منظوری لی۔ غرضیکہ تمام تیاری مکمل ہوگئی اور ہم پھولے نہیں سماتے تھے کہ بچوں کو سکول والوں نے اس جائز عذر پر رخصت دینے سے انکار کر دیا کہ یہ پہلے ہی کمزور ہیں۔ اگر یہ دس دن غیر حاضر رہیں تو امتحان کے قائم بورڈ میں نہیں بھجوائے جائیں گے۔ یہ سوچ کر کہ تعلیم مقدّم ہے، حضرت صاحب بھی اسی پر زور دے رہے ہیں مجبوراً انہیں چھوڑنا پڑا۔ اور اُن کی وجہ سے اہلیہ کو بھی۔ میں عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہوگیا۔ ایک طرف عزیزہ انیسہ میرے ہاں کہنے پر تیار ہوگئی تھی۔ دوسرے یہ مجبوری درپیش ہوگئی تھی کہ اچانک سوئٹزرلینڈ سے بھائی جان شیخ ناصر احمد صاحب کا خط ملا کہ وہ پاکستان آرہے ہیں۔ اور یہ کہ قادیان بھی جانے کا ان کا پروگرام ہے۔ چنانچہ ۱۶ دسمبر کو وہ آئے۔ ۱۷ کو ہم کراچی سے چلے۔ ۱۸ کی شام کو قادیان پہنچے۔ یعنی ایک دن جلسہ کا ہم سے ضائع ہوگیا۔ لیکن بہرحال جو موقع مل سکا اُس پر ہی ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ انیسہ کو بھی جزائے خیر دے جس کی تحریک پر یہ سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ آمین۔ اب اللہ تعالیٰ یہ خواہش بھی پوری کر دے کہ بیوی بچوں کو لے کر قادیان جاؤں اور کچھ دن اس مقدس بستی میں گزاروں۔ آمین ثم آمین۔ جس وقت قادیان پہنچ گئے تو سوچا کہ یہ تو بڑا آسان کام ہے۔ پہلے کیوں نہ آئے؟

کراچی سے ہم ۱۶ دسمبر کو سُپر ایکسپریس سے روانہ ہو کر اگلے دن گیارہ بجے لاہور پہنچے۔ بھائی جان اور بھابی ہمارے ساتھ نہ تھے کہ انہوں نے بذریعہ ہوائی جہاز آنا تھا۔ سٹیشن سے ہی ویگن میں بیٹھ کر بارڈر پر پہنچ گئے۔ پاکستانی بارڈر والوں نے سرسری چیکنگ کی۔ میں نے انیسہ سے کہا، واپسی پر یہ ہماری خبر لیں گے۔ کہ کیا کیا لے کر آئے ہو؟ کہنے لگی، ہم نے کیا لانا ہے جو تنگ کریں گے۔ میں نے کہا پھر بھی تلاشی تو ہوگی۔ لیکن واپسی پر پاکستانی کسٹم افسروں نے جب پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا قادیان سے۔ تو انہوں نے فوراً کلیئر کر دیا۔ اب معلوم ہوتا تھا کہ اُن پر یہ اثر ہے کہ قادیان جانے والے کوئی ایسی ویسی چیز لاتے ہی نہیں تو کیوں اُن کی تلاشی لے کر ان کا اور اپنا وقت ضائع کریں۔ بہرحال اس حسن ظنی کے

ہم اُن آفیسرز کے ممنون ہیں۔ ہاں تو مَیں جانے کا ذکر کر رہا تھا۔ پاکستان سے جب ہم پیدل ہی چل کر ہندوستان کی حُدود میں داخل ہُوئے جہاں ایک طرف پاکستانی مسلح افواج کے جوان نہایت پُر وقار اور شاندار کلغی دار وردی میں کھڑے تھے۔ اور اُن کے بالکل ساتھ دُوسری طرف ہندوستانی فوج کے سکھ سپاہی۔ تو ایک عجیب سا احساس تھا۔ ایک عجیب سی خوشی تھی۔ کہ اتنی آسانی سے ہم نے بارڈر پار کر لیا۔ بہرحال ہندوستانی کسٹم میں بہت رش کی وجہ سے کئی گھنٹے لگ گئے۔ صدر انجمن کی چھوٹی ویگن قادیان سے مسافروں کو لینے آئی ہوئی تھی۔ (یہ ویگن بطور ٹیکسی چلتی ہے اور بارڈر سے قادیان تک بیس روپے کرایہ لیتی ہے۔ خرچہ تو زیادہ ہو جاتا ہے لیکن سہولت بہت رہتی ہے۔ وقت کی بچت علیحدہ رہتی ہے) بہرحال ہم مغرب کی اذان سے قبل مسجد مبارک کے نیچے جا کر اُترے۔ جس وقت قادیان قریب آیا تو ہمارے ڈرائیور صاحب نے بتایا کہ وہ مینار نظر آ رہا ہے۔ لیکن مجھے نظر نہ آیا۔ اصل میں مَیں سفید مینار تلاش کر رہا تھا۔ نظر نہ آنے کی وجہ قادیان پہنچ کر معلوم ہوئی۔ چونکہ مینار پر بیرونی طرف سنگِ مرمر کی SLAPS لگائی جا رہی ہیں۔ اور سفید روغن کھُرچ دیا گیا تھا اور مینار کی سُرخ اینٹیں دُور سے نمایاں نہ تھیں پھر اردگرد بانس وغیرہ بھی لگے تھے۔ اس لئے بھی نظر نہ آیا۔

اُترتے ہی ہم نے اپنی قیام گاہ معلوم کی۔ مسجد مبارک کے سامنے غربی طرف جو چھوٹا سا میدان ہے اس میں لڑکیوں کا سکول ہے وہاں ہمارے کشمیری بھائی ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ فوراً ہمارا سامان اُٹھا کر اپنے کمرہ میں لے گئے۔ ہمیں اخروٹ نکال کر کھانے کو دیئے۔ اتنے میں مغرب کی اذان ہو گئی۔ مسجد میں نماز پڑھی۔ پھر وہ دفتر استقبال سے پتہ کر کے آئے۔ چونکہ ہم نے پہلے ہی اطلاع کی ہوئی تھی دارالضیافت میں ہمیں جگہ دی گئی۔ اور بہت آرام کی جگہ۔ بڑا عمدہ کھانا۔ روٹی۔ چاول چائے ہر چیز ہر وقت ملتی۔ پھر ہمیں احساس ہوا کہ ہم تو یہاں پر "غیر ملکی" ہیں۔ اس لئے ہمیں خاص مہمانوں کی تواضع دی جا رہی ہے۔ کارکن ہر ایک کو نظر میں رکھتے تھے۔ ایک دن میں نے کھانا نہ کھایا کیونکہ دُوسری جگہ کچھ کھا پی لیا تھا تو تین دفعہ کارکن دریافت کرنے آئے۔ حتیٰ کہ انچارج صاحب نے جب خود تسلی کر لی تو مطمئن ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۹ر اور ۲۰ر دسمبر دو دن جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ اس جلسہ کو دیکھ کر پاکستان بننے سے پہلے والے جلسوں کا نظارہ آنکھوں میں پھرتا رہا۔ بہرحال تلک الایام نداولہا بین النّاس۔ زنانہ جلسہ گاہ اس جگہ پر ہے جہاں پہلے زنانہ جلسہ گاہ ہُوا کرتا تھا۔ یعنی ضیاء الاسلام پریس کی عمارت کے سامنے۔ وہیں تک کا حصّہ قادیان کا محلہ احمدیہ ہے۔ دوسری طرف جہاں "الفضل" کا دفتر تھا۔ وہاں سے ایک آدھ مکان آگے تک۔ شہر میں مسجد اقصیٰ کے اس دروازہ تک جو بڑے بازار کی طرف تھا جسے اب بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح بڑا گیٹ بھی جو مسجد کی شرقی جانب تھا اس میں بھی دیوار کھینچ دی گئی ہوئی ہے۔ اور ادھر تحریک جدید کے دفاتر کی عمارت سے آگے گلی میں بڑے بازار اور مسجد اقصیٰ کے بڑے گیٹ کی طرف جاتے ہوئے راستہ دیوار سے مسدود کر دیا گیا ہے۔

ان دنوں میں مسجد مبارک میں تہجد کی توفیق ملتی رہی۔ اور متعدد بار بیت الدعا میں بھی نوافل کا موقع ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ ہر خاص جگہ پر بورڈ لگا کر نشان قائم کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً خطبہ الہامیہ کس جگہ کھڑے ہو کر دیا تھا۔ پھر چلّہ کشی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین بیداری میں زیارت کا کمرہ۔ (اس کمرہ میں برادرم شیخ ناصر احمد صاحب اور بھابی کو ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ) سُرخی کے چھینٹوں والا کمرہ۔ مقام ظہور قدرتِ ثانیہ وغیرہ۔ بہشتی مقبرہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ باغیچہ عُمدہ بنایا گیا ہے۔ ہاں قبروں پر جو مٹی ہے اس کو کچھ ٹھیک کرنے کی اور اسی طرح بعض پُرانے کتبوں کی مرمّت کی بھی ضرورت ہے۔

۲۱ر دسمبر کو ہم چاروں باہر کے محلّوں کی سیر کی طرف نکلے۔ دارالانوار میں بیت الحکمت کی حالت بہت خستہ تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی میں بجلی کا دفتر ہے۔ مولوی ظہور حسین صاحب والا مکان ویران پڑا تھا۔ یہی حالت خدام الاحمدیہ کے دفتر کی تھی۔ ہم مسجد دارالانوار تک گئے۔ پھر واپس ہو کر چوہدری صاحب کی کوٹھی کے پاس سے دارالبرکات اور دارالفضل ہوتے ہوئے دارالعلوم پہنچے۔ جگہ جگہ پکّی سڑکیں بنی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے نقشہ میں کچھ تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن کہیں کہیں جگہ ورنہ ویسے ہی ہے۔ جیسے ہم چھوڑ کر آئے تھے۔ مسجد دارالانوار، مسجد دارالفتوح، مسجد دارالبرکات۔ مسجد نور دیکھیں جو [illegible]۔ مسجد دارالفضل کو وہ گوردوارہ [illegible] استعمال کرتے ہیں۔ اور انہوں نے مسجد کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ پھر کوٹھی دارالسلام، کالج، بورڈنگ ہاؤس وغیرہ دیکھے جو کہ اب انجمن کی تحویل میں ہیں۔ وہاں سے نصرت گرلز سکول کی عمارت تک گئے۔ اور پھر دارالعلوم والی سڑک پر حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا "الصفہ" دیکھنے گئے نام کی تختی غائب تھی۔ برادرم محترم شیخ رفیع الدین صاحب کے مکان پر ھٰذا من فضلِ ربی، اور "بیت الرفیع" کے حروف نمایاں نظر آ رہے تھے۔ ہر جگہ سکھ اخلاق سے پیش آئے۔ اور چائے کی پیشکش کرتے۔ ریتی چھلہ کے باہر کی طرف بھی دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ بازاروں میں کافی رونق اور دُکانیں بھری بھری نظر آئیں۔ دُکانداروں نے جلسہ کے لئے استقبالیہ بینرز بھی آویزاں کئے ہوئے تھے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ہر مہمان سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے رہے۔ اور تمام احباب کی آسائش کی طرف ذاتی توجہ کرتے رہے۔

محترم سردار ستنام سنگھ باجوہ صاحب نے جو ملک غلام فرید صاحب کی کوٹھی میں فروکش ہیں، حسبِ دستور امسال بھی تمام بیرونی مہمانوں کی پُر تکلف چائے اور پُرخلوص تقریر سے تواضع کی۔

۲۲ر کو صبح ہم واپس ہوئے۔ ناشتہ فجر سے پہلے ہی کروا دیا گیا تھا۔ اور فجر کے بعد گاڑیوں کے ذریعہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دیا گیا۔ گاڑی لیٹ آئی۔ کوئی آٹھ بجے روانہ ہو کر دس بجے امرتسر پھر ۱۱ بجے بذریعہ ٹیکسی بارڈر پر۔ بارڈر پر دونوں طرف آرام سے کلیرنس مل گیا۔ اور ۱۲ بجے دوپہر لاہور واپس پہنچ گئے۔

بہت تھوڑا وقت وہ بھی ایک لمبے عرصہ کے بعد اس مقدس بستی میں گذارنے کا موقع ملا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اتنا ہی موقع عنایت فرمایا۔ اور یہ محض اس کا فضل ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۹)

روٹری کلب امرتسر (ساؤتھ) میں

نمائندۂ جماعت کی تقریر

جناب سردار گورمیت سنگھ صاحب سیکرٹری روٹری کلب امرتسر (ساؤتھ) کی خواہش پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مورخہ ۱۷/۳/۸۲ کو انٹرنیشنل امرتسر میں "یونٹی آف مین" کے موضوع پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ آج کا انسان چونکہ دھرم اور مذہب کو خیرباد کہہ چکا ہے اس لئے اس کا ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونا مشکل نظر آ رہا ہے۔ مذہب ہی انسانی دِلوں میں محبت، پیار اور ایک دوسرے کی ہمدردی کے جذبات پیدا کر سکتا ہے۔ آں موصوف نے قرآن اور گیتا کے کچھ حوالوں سے واضح کیا کہ مذہب کی بُنیادی تعلیمات میں ایک خدا کو پیش کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق جملہ انسانوں سے ہے۔ اور جو تمام بنی نوعِ انسان کا خالق، مالک اور محسن ہے۔ ایسے خدا سے دُوری ہی انسانوں کو آپس میں گلے لگ کر اُس محسنِ حقیقی کے پیار کے ترانے گانے میں روک بن رہی ہے۔ جس دن دُنیا کے انسان اپنے خالق و مالک کا عرفان حاصل کر کے اس کے ساتھ سچا تعلق پیدا کر لیں گے، اُسی روز تمام انسانی کدُورتیں، نفرتیں اور ایک دُوسرے سے دُشمنی کے جذبات ختم ہو کر انسانی دِلوں میں "یونٹی آف مین" کی حقیقی صُورت اور آپسی بھائی چارہ کا صحیح تصور پیدا ہو جائے گا ــــ!!

اِس موقعہ پر کلب کے قریباً چھیاسی ۸۶ معزز اور تعلیم یافتہ ممبران موجود تھے۔ میٹنگ میں مکرم ناظر صاحب موصوف کے علاوہ خاکسار گیانی عبداللطیف اور مکرم ادریس احمد صاحب اسلم نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی موجود تھے۔ محترم مولانا موصوف کے لیکچر سے ایک دوست اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ ہم تینوں کو باصرار اپنی دوکان پر لے گئے۔ اُنہوں نے قادیان آنے کا بھی وعدہ کیا۔ اس موقعہ پر جماعت کا کچھ مختصر لٹریچر بھی جناب سیکرٹری صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تاکہ وہ اپنے خاص خاص ممبروں کو بغرضِ مطالعہ دے دیں۔ آخر پر ہم جناب سردار گورمیت سنگھ صاحب سیکرٹری روٹری کلب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے کلب میں تقریر کروانے کا اہتمام فرمایا۔

خاکسار: گیانی عبداللطیف درویش۔ قادیان

درخواستِ دعا:- مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمتِ درویشان ربوہ کے بارے میں معلوم ہُوا ہے کہ موصوف بفضلہ تعالیٰ بڑی سُرعت کے ساتھ صحتیاب ہو رہے ہیں۔ قارئینِ بدر موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ (اِدارہ)

قسط اول

اسلام اور امن عالم

تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء

حاضرین! اس وقت ہم ایک ایسے دور میں سے گزر رہے ہیں جو کہ نہایت خطرناک اور بھیانک ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں ایک عالمگیر اور ہولناک جنگ کے کنارے کھڑی ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں حیرت انگیز ترقی سے جہاں بہت سی مفید ایجادات معرض وجود میں آئی ہیں وہاں ساتھ ہی ساتھ ہلاکت آفرین اسلحہ کے انبار بھی لگ رہے ہیں۔ اور اسلحہ سازی میں ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ شروع ہے۔ بعض طاقتیں اسلحہ کی دوڑ کو اس مہیب خطرہ سے بچنے کا علاج سمجھتی ہیں۔ حالانکہ پچھلی دو عالمی جنگوں کے نتیجہ میں دنیا کو جن عالمگیر ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا ان کی روشنی میں موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں ایک تیسری عالمگیر جنگ کی ہولناک تباہ کاریوں کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

"پچھلی دو عالمی جنگوں سے ۶۶ کروڑ انسان مارے گئے۔ ۱۷۱۰ بڑے بڑے شہر، ۷۰۰۰۰ گاؤں، ۶۰ لاکھ گھر، ۳۱۸۵۰ صنعتی مراکز، ۴۰۰۰۰ ہسپتال، ۱۴۰۰ ریلوے سٹیشن، ۹۸۰۰۰ زراعتی مراکز، ۸۴۰۰۰ تعلیمی مراکز اور ۴۳۰۰۰ لائبریریاں تباہ و برباد ہوئیں۔

ان تباہ کاریوں کے بعد بھی دنیا کے مختلف علاقوں اور خطوں میں ہولناک جنگیں ہوتی رہیں۔ رنگ و نسل کے نام پر امریکہ، روڈیشیا اور پرتگیز وغیرہ ممالک میں آج بھی خونریزیاں ہو رہی ہیں۔ ویتنام لاؤس، کیوڈیا میں جو جنگیں ہوتی رہیں، ان کے نقصانات اس کے علاوہ ہیں۔ جنگ ویتنام میں صرف امریکی فوج کا ۱/۲ لاکھ کا جانی اور ۹۰ ہزار کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا باوجود اس کے اس زمانہ میں مختلف ممالک میں اسلحہ کی جو دوڑ ہو رہی ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ اپنی کل ملکی آمدنی کا دس فیصدی اور روس پندرہ فیصدی اسلحہ کی دوڑ میں صرف کرتا ہے۔

ان دو طاقتوں کے پاس اب اتنے خطرناک ہتھیار جمع ہیں کہ چشم زدن میں ساری دنیا تباہ و برباد ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس ۶۰ ہزار ایٹم بم ہیں جو ۱۹۴۵ء میں

جاپان کے ہیروشیما اور ناگاساکی میں امریکہ کی بمباری سے ہونے والی تباہی سے ۱۵ لاکھ گنا زیادہ تباہ کن ہے۔ ہیروشیما میں ایک ہی ایٹم بم سے دو لاکھ آدمی مارے گئے اور اس کا اثر کئی نسلوں تک ہوتا رہا۔ ہیروشیما کی بندرگاہ میں کھڑے ہوئے ۱۱۰ بحری جہاز پورے کے پورے تباہ ہو گئے۔

واضح رہے کہ یہاں جو بم ڈالا گیا تھا وہ ۲۰ ہزار ٹن وزنی تھا۔ جبکہ ایک کیلوٹن ۱۰۰۰ ٹن کا ہوتا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں روس نے ہائیڈروجن بم کا جو تجربہ کیا تھا وہ ایک سو میگاٹن کا تھا۔ ایک میگاٹن دس لاکھ ٹن وزن کا ہوتا ہے۔ گویا یہ بم ہیروشیما میں ڈالے گئے بم سے ۵۰۰۰ گنا زیادہ بڑا ہے۔ ایک میگاٹن طاقت کا ہائیڈروجن بم بنانے کے لئے ۲۰ اور ۳۰ لاکھ ڈالر کے درمیان خرچ ہوتے ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۴۵ء سے اب تک امریکہ نے ۵۱۵ دفعہ۔ روس نے ۲۱۰ دفعہ۔ فرانس نے ۶۴ ۔ برطانیہ نے ۲۱ اور چین نے ۱۱ دفعہ Nuclear Weapon Test ان بموں کا تجربہ کیا ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود آج روس و امریکہ نیز ان کی دیکھا دیکھی دوسرے ممالک بھی مختلف تباہ کن ہتھیاروں کی تیاری میں مشغول ہیں۔ اس اسلحہ سازی سے جو ملکی نقصان ہو رہا ہے اس کی ایک معمولی جھلک آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

ہفتہ وار سوویت یونین نے اپنی ۲۶ اگست ۸۰ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی ہے کہ بنی نوع انسان کی تباہی کے لئے اسلحہ بنانے میں ہر سال پچاس ہزار کروڑ ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ ان اخراجات میں سے اگر ایک فیصدی کمی کی جائے تو اس سے ۲۰ کروڑ غریب بچوں کی پرورش ہو سکتی ہے۔ ایک فوجی ٹینک بنانے کے خرچ دس لاکھ ڈالر سے ایک بہت ہی بڑا ہسپتال تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ ایک بمبار جنگی جہاز کے بنانے کے لئے جتنے ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں اس سے ۸۴ ہسپتال تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح گزشتہ نومبر کی ۹ تاریخ کو روم میں منعقدہ Food and Agricultural Organisation کے ایک سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے ہماری وزیر اعظم اندرا گاندھی نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ ایک Inter Continental Balistic Missail پر جو مصارف ہو رہے ہیں اس سے ۲۰۰ ملین درخت اگائے جا سکتے ہیں۔ دس لاکھ ہیکٹر زمین سیراب ہو سکتی ہے۔ اور ترقی پذیر ممالک کے پانچ کروڑ بچوں کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔ دس لاکھ ٹن Fertilizer خریدا جا سکتا ہے۔ ۶۵ ہزار ہیلتھ سنٹرز اور ساڑھے تین لاکھ پرائمری سکول قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ان حقائق کی وجہ سے اسلحہ سازی اور اسلحہ کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں سے مختلف قسم کی امن کانفرنسیں اور ترک اسلحہ کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں۔ چنانچہ جنیوا میں ایٹمی اسلحہ کی تحدید پر بات چیت شروع ہوئی جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کچھ اس طرح نکل رہا ہے کہ ایک طرف جنرل اسمبلی میں ترک اسلحہ کا خصوصی اجلاس ہو رہا ہے تو دوسری طرف امریکہ کے دارالحکومت میں نیٹو ممالک کی کونسل کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا جا رہا تھا کہ ان ممالک میں فوجوں کو کم کرنے کی بجائے بڑھا دیا جائے۔ نیز وہاں پر اسلحہ سازی کو ترقی دینے کی تجویز منظور کی جا رہی تھی۔

ابھی حال ہی میں اسی قسم کی ایک کانفرنس اور ہوئی جس میں شرکت کے لئے ہماری وزیر اعظم بھی تشریف لے گئی تھیں۔ اور ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی عاید کرنے اور ایٹمی توانائی کو تعمیری کاموں میں استعمال کرنے پر تقریریں اور تجویزیں ہوتی رہیں۔ لیکن اسی دوران امریکہ نائیٹروجن بم کی تیاری میں مصروف ہے۔ اس صورت میں روس کس طرح خاموش رہ سکتا ہے۔ اس نے بھی نائیٹروجن بم تیار کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ گویا اس قسم کی کانفرنسیں سوائے نشستند و گفتند و برخاستن کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی ہیں۔

اس وقت مجھے اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ یاد آرہا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا کی طاقتوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ان ہلاکت آفرین ایٹم بموں کو وہ کیا کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے سامنے دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک ان بموں کو استعمال کیا جائے۔ اس صورت میں ساری دنیا کی تباہی یقینی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ان ایٹم بموں کو بے کار کر دیا جائے۔ اس صورت میں اس پر خرچ کئے گئے کروڑہا روپے کا ضیاع ہے۔ یہ رقم قیام امن کے لئے اور بنی نوع انسان اور انسانیت کی بہبود کے لئے خرچ کی جا سکتی تھی۔ ان طاقتوں کے سامنے ان دونوں صورتوں کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔"

جی ہاں! آج دنیا اپنے ہی پیدا کردہ مسائل سے یکسوئی نہ پا کر جب پریشان ہو رہی ہے تو دوسری طرف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سرزمین لندن میں مورخہ ۱۴/۸/۸۰ کو منعقدہ پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"We are not piling up sophisticated weapons of destruction, but problems, we are not able to solve, and the number of such problems is increasing. He said I foresee a time when you see the problems, but cannot see the solutions to them and that is my time and Islam's time."

(GUARDIAN 15-8-80.)

یہی خبر اخبار "جنگ" لندن یوں رپورٹ کرتا ہے:-

"مرزا ناصر احمد نے کہا کہ یورپ میں صرف تباہ کن ہتھیاروں کا ہی ڈھیر نہیں لگ رہا بلکہ مسائل کا ڈھیر بھی لگ رہا ہے۔ اور میں اس دن کا منتظر ہوں جب یورپ یہ کہہ اٹھے گا کہ اس سے اس کے مسائل حل نہیں ہو پائے۔ اور اس وقت میں کہوں گا کہ ان مسائل کا حل اسلام میں ہے۔"

(جنگ لندن ۱۵/۸/۸۰)

جی ہاں! حضور فرماتے ہیں:

That is my time and Islams time

یعنی وہ وقت میرا وقت ہوگا اور وہ وقت اسلام کا اور اسلام کے غلبہ کا وقت ہوگا۔

اس وقت اسلامی ممالک میں جو نہایت تشویشناک حالات رونما ہو رہے ہیں ان سے چشم پوشی کرنا ناانصافی ہوگی ہر روز ہمیں اسلامی ممالک سے بغاوت، خونریزی اور قتل و غارت ہی کی خبریں موصول ہو رہی ہیں اور نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ اسلام کے نام پر ہی وہاں قتل و خونریزی کا بازار گرم ہے جس سے اسلام کے خوبصورت چہرے کو بھیانک شکل میں دنیا دیکھ رہی ہے اس کی بدترین مثال ہمیں ایران میں نظر آ رہی ہے وہاں ایک طرف اسلام کے نام پر باغیوں کی طرف سے یکے بعد دیگرے حکومت کے ارباب حل و عقد کو قتل کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف حکومت کی طرف سے بغاوت کے نام پر سینکڑوں اور ہزاروں دانشوروں کو موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے۔

ہمیں ایک طرف اسلامی ممالک میں کمیونزم کی بالادستی نظر آ رہی ہے تو دوسری طرف امریکہ درپردہ ان حکومتوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف نظر آتا ہے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ۱۹۷۹ء کے آخری دنوں میں افغانستان میں وہاں کے صدر حفیظ اللہ امین کو تخت حکومت سے برطرف کر کے ان کی جگہ ببرک کارمل نئے صدر بنے۔ اور نئے حکمران نے سابق صدر امین اور ان کے خاندان کے تمام افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ان تمام حادثات کے پس پشت روس کا ہاتھ بتایا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ۲۵/۱۲/۷۹ سے روسی فوج کے قریباً ۸۵ ہزار فوجی افغانستان میں پہنچ گئے۔ یہ روسی فوج اب بھی وہاں موجود ہے گویا افغانستان کو اب کمیونزم نے پنجوں میں دبوچ لیا ہے جس سے جلد چھٹکارا پانا اب اس کے بس کی بات نہیں۔

احباب کرام! میں اپنے عنوان سے ہٹ کر ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ افغانستان میں ۱۹۰۳ء سے جو سیاسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور جو خونی انقلابات آ رہے ہیں وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن اور بیّن ثبوت ہے۔

۱۹۰۳ء میں جب کابل کے حکمران امیر حبیب اللہ خان کے عہد حکومت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو جلیل القدر اصحاب یعنی حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب اور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب کو بہت بے دردی اور بے رحمی سے شہید کیا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا تھا۔

"اے کابل کی زمین! تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص [illegible])

یہ پیشگوئی ۱۹۰۳ء سے لے کر آج تک پوری ہوتی آ رہی ہے کہ واقعی یہ زمین بدقسمت اور خدا کی نظر سے بہت ہی گری ہوئی ہے اس وقت سے اب تک جتنے حکمران و امراء افغانستان میں ہوئے وہ سب کے سب قتل کئے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ امیر حبیب اللہ خان جس کے عہد میں یہ ظلم عظیم ہوا وہ باغیوں کی طرف سے قتل کیا گیا اس کے بعد امیر امان اللہ خان تخت نشین ہوا مگر اخیر میں ملک بدر کیا گیا اس کے بعد بچہ سقہ آتا ہے وہ مارا جاتا ہے پھر نادر خان نادر شاہ کے نام سے تخت و تاج سنبھال لیتا ہے وہ مع خاندان کے قتل کیا جاتا ہے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام پورا ہوتا ہے کہ

"آہ! نادر شاہ کہاں گیا"

اس کے بعد اس کا بیٹا ظاہر شاہ تخت پر بیٹھتا ہے اور ۱۹۷۳ء کو سردار داؤد خان ظاہر شاہ کو مع خاندان کے شہر بدر کر کے خود صدر جمہوریہ افغانستان بن جاتا ہے ۲۷/۴/۷۸ کو نور محمد تراکی داؤد خان کو مع خاندان کے قتل کر ڈالتے ہیں اس کے بعد حفیظ اللہ امین آتے ہیں وہ نور محمد تراکی کو مع خاندان قتل کر ڈالتے ہیں دسمبر ۷۹ء کو ببرک کارمل انہیں مع خاندان کے موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور خود ۸۵ ہزار روسی فوج کے دست نگر بن جاتے ہیں۔

اسی طرح آج ایران میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تکمیل ہے۔ ۱۹۰۶ء میں آپ کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

کہ ایوان کسریٰ یعنی ایران کے محل میں زلزلے پیدا ہوتے رہے ہیں ان سیاسی اور دیگر زلزلوں کی خبریں آئے دن ہم سنتے آ رہے ہیں جن کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔

احباب کرام! اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آ رہا ہوں کہ آج نام نہاد اسلامی ممالک میں شریعت محمدیہ قائم کرنے کے نام پر کینہ، بغض اور باہمی کدورت اور بغاوت کو کام میں لایا جا رہا ہے۔ آیۃ اللہ خمینی ہو یا پاکستان افغانستان ایران اور عراق وغیرہ ممالک کے حکمران سب کے سب اسلام کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب پچھلے سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی ممالک کا دورہ فرما رہے تھے تو ناروے اور کوپن ہیگن میں منعقدہ پریس کانفرنسوں میں بعض اخبار نویسوں نے آپ سے عموماً یہی سوال کیا کہ اسلامی ممالک میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اور خود اسلام کے نام پر جو وہاں طرز عمل اختیار کیا گیا ہے۔ کیا واقعی وہ اسلام کے عین مطابق ہے تو حضور نے فرمایا:-

"دنیا میں اسلامی ملک ایک نہیں دنیا میں اسلامی ملکوں کی تعداد ۳۴ سے بھی کچھ زیادہ ہے ہر ایک کا اپنا اپنا سیاسی طرز عمل ہے ان کی سیاست مختلف اور بعض صورتوں میں متضاد طرز عمل میں سے ہر ایک کو اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اسلام تو ایک ہی ہے اور اس کی تعلیم تضاد سے مبرا ہے اس صورت میں مناسب یہی ہے کہ مختلف ملکوں کے مختلف سیاسی طرز عمل کو اور اسلام کو خلط ملط نہ کیا جائے اور اسلام کو اس کی لازوال اور بے مثال تعلیم کی روشنی میں پرکھا جائے جب بھی ایسا کیا جائے گا اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا جا سکتا۔"

جب اخباری نمائندوں نے حکومت ایران کی طرف سے امریکن سفارتخانہ کے سفارتی نمائندوں کو قید کر کے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جانے کے ضمن میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے اسلامی تعلیمات کی وضاحت چاہی تو حضور نے فرمایا

"اس بارے میں قرآن یہ کہتا ہے کہ ہر قوم کے سفارتی نمائندوں کی جان ومال، عزت و آبرو آزادی غرضیکہ ہر قسم کا تحفظ دینا لازمی ہے چنانچہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن قوموں کے سفیروں کے تحفظ کے بارے میں بھی جو مسلمانوں کے ساتھ برسرپیکار رہتے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا ہے"۔

غرضیکہ موجودہ مسلم ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا اسلام اور اس کی حسین و دلنشیں تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر حقیقی اسلام کے مطابق یہ تمام ممالک چلتے ہوتے تو یہ صورت حال کبھی پیدا نہیں ہوتی۔ (باقی)

پروگرام دورہ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان
برائے صوبہ آندھرا، مہاراشٹر، راجستھان، اتر پردیش وغیرہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ آندھرا۔ مہاراشٹر و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان درج ذیل پروگرام کے مطابق مالی اور وصایا سے متعلق امور کے بارے میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ امراء، صدر صاحبان و عہدیداران مالی، مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت ان کے ساتھ کما حقہ تعاون فرماویں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۱/۴/۸۲
حیدرآباد	۱۳/۴/۸۲	۷	۱۷
سکندرآباد	۱۷	۱	۱۸
شادنگر	۱۸	۱	۱۹
جڑچرلا محبوب نگر	۱۹	۱	۲۰
وڑمان	۲۰	۱	۲۲
چنتہ کنٹہ / اڈنکور مضافات	۲۱	۴	۲۵
کرنول	۲۵	۱	۲۶
حیدرآباد	۲۶	۱	۲۷
عادل آباد	۲۷	۱	۲۸
چندرپور کاماریڈی	۲۸	[illegible]	۲۹
کنڈور براستہ حیدرآباد	۲۹	۱	۳۰
ظہیرآباد	۳۰	۱	۱/۵/۸۲
بمبئی براستہ سکندرآباد	۱/۵/۸۲	۴	۵
گلبرگہ	۶	۱	۷
اودے پور	۸	۱	۹
جے پور	۱۰	۲	۱۲
جھانسی	۱۲	۲	۱۴
راٹھ	۱۴	۲	۱۶
کانپور	۱۵	۲	۱۷
قادیان	۱۹/۵/۸۲	-	-

اُذکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْر

آہ! مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت احمدیہ رشی نگر

از مکرم عبد السلام صاحب لون صدر جماعت احمدیہ رشی نگر

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

۲۹ جنوری ۱۹۸۲ء کا دن تھا مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت احمدیہ رشی نگر مسجد احمدیہ میں تشریف لائے آپ نے نماز جمعہ ادا کی سب نمازی مسجد سے چلے گئے لیکن آپ چند احباب کی معیت میں مسجد ہی میں بیٹھ گئے کمزوری کے باعث آپ تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے اور گھاس کے پولے کو حضرت عمرؓ کی طرح اپنا تکیہ بنا لیا۔ معصومیت اور سادگی کے مجسمے، نڈر اور جماعت کے بیباک ترجمان بے لوث اور انتھک محنتی کارکن مسلسل چالیس سالہ جماعتی ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھانے والے مجاہد۔ بہترین انتظامی صلاحیت رکھنے والے منتظم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے اور حضرت مسیح پاکؑ کے ارشادات کو اپنا شعار بنانے والے پیکر کے بارے میں کسے علم تھا کہ یہ ان کی مسجد احمدیہ رشی نگر میں آخری نماز اور آخری جمعہ ہوگا جس مسجد کی تعمیر میں آپ نے اینٹوں اور گارے کے ساتھ اپنا خون پسینہ لگایا جس کو آباد رکھنے کے لئے آپ نے ہر لمحہ اپنی زندگی کو وقف کئے رکھا افرادِ جماعت کی زبانی حاضری لینا ہر نماز کے بعد افرادِ جماعت کو نصائح فرمانا مرکزی احکامات و پیغامات سے آگاہ کرنا اور ان کو اپنا دستور العمل بنانے کی تاکید کرنا آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ آپ بے حد صاف گو منصف مزاج غریبوں کے غمخوار ستم رسیدوں کے ہمدرد، صوم و صلوٰۃ اور نماز تہجد کے پابند اور ہمہ وقت تسبیح و تحمید تکبیر اور درود شریف کا ورد کرنے والے تھے ہر شخص سے حسب مراتب پیش آتے اور بلا امتیاز ہر ایک سے السلام علیکم کہنے میں سبقت کرتے۔ اسلامی شعار کو اپنا ضابطہ حیات بنانے کے سخت پابند تھے اور ہر ملنے والے کے سامنے اسلام کی خوبیاں اور محاسن بیان فرما کر ان پر کما حقہٗ کاربند رہنے کی تلقین فرماتے تھے خود ان اقدار کا نمونہ تھے اور دوسروں کے لئے بھی ان اقدار کو اپنانے کے بے حد خواہاں تھے۔

آپ ۱۹۰۵ء میں بمقام رشی نگر ایک مخلص احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے آپ پیدائشی احمدی تھے اور احمدیت ہی کی خاطر آپ نے اپنی تمام عمر وقف کر دی تھی مرکزی نمائندگان اور مبلغین اور بزرگان کی بے حد عزت کرتے تھے ہر بات کے مثبت پہلو کو ابھارتے اور ایسے بے حد پسند فرماتے تھے آپ نے ابتلاء اور آزمائش کے ہر دور میں جماعت کو آگے ہی آگے لے جانے کی کوشش کی آپ نے ۱۹۴۲ء میں جماعت رشی نگر کی صدارت کا عہدہ سنبھالا تا دمِ واپسیں اس عہدہ پر قائم رہے کبھی انتخاب کے موقعہ پر دوسرا نام تجویز نہیں ہوتا تھا سوائے ایک دفعہ کے جب ۱۹۷۷ء میں خاکسار کا نام پیش ہوا تھا اور خاکسار کے حق میں صرف ۱۲ ووٹ پڑے تھے ہر بار آپ بالاتفاق رائے صدر جماعت منتخب ہوا کرتے تھے۔

صدارت کا عہدہ سنبھالتے ہی آپ نے جماعت کی فلاح و بہبود کا بیڑا اٹھایا مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے آپ نے ایک ایک گھر میں جا کر مرد و زن کو چندہ دینے کی پُرزور تحریک کی چنانچہ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں جو عالیشان مسجد تعمیر ہوئی وہ آج تین لاکھ روپے سے کم قیمت میں نہیں بن سکے گی مسجد احمدیہ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ آپ نے ایک مقامی تنازعہ کو بھی جو مسجد کے درختانِ اخروٹ کے پلاٹ پر ایک مقامی دوست کے ناجائز قبضے اور اندراج کے باعث کئی سال سے چلا آ رہا تھا اور جس پر اس وقت تک قریباً پندرہ ہزار روپے کے اخراجات ہو چکے تھے نہایت سنجیدگی، تدبّر اور مالی ہمت سے حل کرایا اسی طرح جماعت کی عیدگاہ پر ایک مقامی ہندو دوست نے ناجائز قبضہ کر رکھا تھا اس کو بھی نہایت بُردباری سے حل کرایا اور جماعت کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرایا۔

آپ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال رکھتے تھے آپ نے مقامی سرکاری مڈل سکول کے لئے ایک پختہ عالیشان یک منزلہ تین پوش عمارت بنوائی جس کا کرایہ لوکل انجمن کو ملتا ہے دل رات محنتِ شاقہ کے بعد اس کی تعمیر ۱۹۷۳ء میں مکمل ہوئی۔

سکول کی بلڈنگ کی تکمیل کے بعد آپ نے مہمان خانہ کا بیڑا اٹھایا اس کی بنیاد ۱۹۷۵ء میں رکھی گئی ہندوستان کی ساری جماعتوں میں رشی نگر کی جماعت غالباً دوسرے نمبر یا تیسرے نمبر پر ہو گی جہاں صدر جماعت نے مہمان خانہ تعمیر کرایا ہے اس پر بھی قریباً بیس ہزار روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں مہمان خانہ کے بعد آپ نے مویشی پالنے والوں کے لئے مکان بنانے کی تحریک جماعت کے سامنے رکھی۔ جماعت میں کس فرد کی مجال تھی جو ان کی تحریک کے سامنے روگردانی کرتا کشمیر میں ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی ہی طرح ایک مخصوص طبقہ ہے جو صرف مویشیوں کو ریوڑوں کے طور پر پالتا ہے یہ طبقہ ہر جگہ جھونپڑوں میں رہتا ہے۔ اس کی بھی کشمیر میں واحد مثال جماعت رشی نگر ہے کہ ان کی رہائش کے لئے بھی محترم صدر صاحب مرحوم نے ایک وسیع اور مناسب مکان تعمیر کروایا۔

ابھی موصوف کے دل میں بہت سے ارمان تھے لیکن مادرچہ خیال و فلک درچہ خیال موصوف کو مورخہ ۲۵/۱/۸۲ کو اچانک سینہ میں بلغم اور کھانسی کی تکلیف ہو گئی فوری طور پر مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب احمدی ایم بی بی ایس کو بُلایا گیا انہوں نے بتایا کہ دل پر بھی اثر ہے بلغم اور کھانسی کا پانچ چھ روز تک علاج ہونے پر جب تھوڑا سا افاقہ ہوا تو بندشِ پیشاب کی تکلیف جو آج سے چھ سال پہلے ایک دفعہ ہوئی تھی عود کر آئی دو تین دن گھر پر علاج کے بعد سرینگر ہسپتال لے جایا گیا۔ پندرہ دن ہسپتال میں رہے جس کے نتیجہ میں بندشِ پیشاب کی تکلیف دور ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ کمزوری کی وجہ سے آپریشن نہ ہو سکے گا۔ اس لئے فی الحال ان کو Catheter لگا کر رہنا پڑے گا انہوں نے گھر لے جانے کو کہا ۲۸ فروری کو گھر لایا گیا۔ اشتہا بہت کم ہو گئی تھی مجبوری سے بمشکل تمام ایک چمچہ کھانا کھلایا جاتا ہسپتال سے آنے کے بعد اکثر یہی کہتے کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے یارِ جانی سے ملنا ہے اس لئے دل کوئی چیز کھانے کو نہیں چاہتا ایک ہفتہ گھر میں رہے ہر عیادت کرنے والے سے اپنی بیماری کا ذکر کرتے بغیر حال احوال پوچھتے رہے۔ مورخہ ۲/۳/۸۲ کو ہلکا سا دل کا دورہ پڑا۔ دھڑکن تیز ہو گئی شریانیں سے ڈاکٹر کو بلایا گیا دوائی تجویز ہوئی لیکن دوائی سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

مورخہ ۶/۳/۸۲ کی صبح کو ممبرانِ مجلس عاملہ کو بلایا انہیں آئندہ جماعتی کاموں کے بارے میں ضروری نصائح فرمانے کے علاوہ اپنی اولاد کو بھی تحریری طور سے کچھ وصیت کی جماعت کو اتحاد و اتفاق سے آگے بڑھتے رہنے کی تلقین کی ممبران سے وعدہ لیا اور وصیت فرمائی کہ آئندہ خاکسار عبد السلام لون کو صدر جماعت منتخب کیا جائے۔ سارا دن احمدیوں غیر احمدیوں، ہندوؤں کو محبت پیار اور اخوت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔ ہر فرد جماعت کو بلایا اور اس کو انفرادی طور متوجہ کیا غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی کہ تم نے وقت کے مسیح کو کیوں نہیں پہچانا آنکھیں بند کرنے سے کیا ہوگا آنکھیں کھولو اور حق کو شناخت کرو قرآن و حدیث کے دلائل سے ان کو سمجھایا کہ جماعت احمدیہ مبنی بر صداقت ہے۔ شام آٹھ بجے تک تمام ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری رہا احباب جماعت غم و حزن و بے خوابی سے پریشان تھے سب کو بالکل اطمینان سے رخصت کیا صرف عزیز و اقارب موجود تھے کہ ٹھیک آٹھ بج کر ۳۵ منٹ پر ۷۷ سال کی عمر میں آپ لا الٰہ الا اللّٰہ کا ورد کرتے ہوئے خدا کے دربار میں حاضر ہو گئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۷/۳/۸۲ کو بوقت بارہ بجے دن آپ کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی نماز جنازہ میں آسنور اور ماٹرو جن کے احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ غیر احمدیوں پر آپ نے بہت اچھا اثر ڈالا تھا جس کی بنا پر وہ جنازے میں شامل ہو گئے۔ اور بار بار عیادت کے لئے آتے رہے۔

آپ نے اپنے پیچھے سوگوار جماعت کے علاوہ ایک فرزند۔ تین بیٹیاں زوجہ بفضلہ تعالیٰ سب کے سب شادی شدہ ہیں) درجن پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہم سب کو ان کی وصیت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

✕

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

● مکرم مولوی نورالاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اناسی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالحفیظ صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نورالاسلام، مکرم ... صاحب سیکرٹری تبلیغ اور مکرم ... صاحب نے تقاریر کیں بعد دعا مجلس برخاست ہوئی۔

● مکرم عبدالمتین صاحب بی کام حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ جماعتی سہولت کے پیش نظر مورخہ ۲۱/۳/۸۲ کو صبح ۱۰ بجے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم خالد عبدالناصر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مظفر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیز عبدالنور، عزیز ریاض احمد مکرم احمال الدین صاحب انعام عزیز فضل الوہاب۔ مکرم عبدالقیوم صاحب مکرم محمود صاحب دیودرگی مکرم ضیاء الدین صاحب۔ مکرم نورالدین صاحب انور دہلوی مکرم محمد عظیم الدین صاحب۔ مکرم شمس الدین صاحب بی کام مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرم سید شجاعت حسین صاحب اور مکرم عبدالغنی صاحب نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم بشیرالدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۳/۸۲ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ الہ دین میں مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا عزیزم سلطان محمد الہ دین صاحب قائد مجلس کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب مشرق نے ہماری تعلیم میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا مکرم عبدالغنی صاحب دیودرگی نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب خاکسار بشیرالدین الہ دین۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو خاکسار کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز مکرم محمد فاروق صاحب قریشی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز محمد انس قریشی کی نظم خوانی سے شروع ہوا بعدہٗ خاکسار نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت بیان کی بعد دعا اجلاس ختم پذیر ہوا۔

● مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب قائد مجلس خانپور ملکی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۲ کو خاکسار کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مکرم سید ہارون رشید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم نصیر احمد صاحب گلزار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ہارون رشید صاحب مکرم جاوید عالم صاحب۔ مکرم عادل رشید صاحب زیدی۔ مکرم ابراہیم رشید صاحب مکرم عادل رشید صاحب زیدی ابن مکرم ابراہیم رشید صاحب ڈرائیور مکرم اقبال احمد صاحب مکرم اطہر حسین صاحب نے تقاریر کیں مکرم جاوید عالم صاحب مکرم عادل رشید صاحب اور عزیز جمیل احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں خاکسار کی صدارتی تقریر اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

● مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو مکرم آفتاب الدین خان صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا تلاوت ونظم خوانی کے بعد مکرم یٰسین خان صاحب مکرم ایجاب الحق خان صاحب، مکرم احمد نور خان صاحب مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مکرم محمد اسلم صاحب۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مکرم گلاب الدین صاحب۔ مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم مولوی مقبول احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مبین احمد خان صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم احمد رضا خان صاحب، مکرم آفتاب احمد خان صاحب۔ مکرم مبین احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم احمد رضا خان صاحب نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت رشی نگر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام رسول صاحب پڈر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد رفیق صاحب شیدا کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب میر۔ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب بٹ۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ اور خاکسار عبدالسلام لون نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم باشو میاں صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ وڈونڈن رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم ماسٹر محمد بشیرالدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ کی تلاوت کلام پاک۔ اور مکرم محمد محی الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد باشو میاں مکرم رشید احمد صاحب۔ مکرم محمد محی الدین صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرم منظور احمد صاحب نے نظم سنائی اجتماعی دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کروناگپلی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۶/۳/۸۲ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مسجد احمدیہ میں مکرم محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم حیدر روس کنجو صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد صدر اجلاس مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد مکرم پی اے محمد کنجو صاحب اور خاکسار محمد فاروق مبلغ نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم وی کے محمود صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کینانور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی ابوالوفار صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کا آغاز مکرم پی مظفر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم فی عبدالرشید صاحب کی نظم سے ہوا بعدہٗ مکرم طاہر احمد صاحب، خاکسار وی کے محمود احمد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم سید عبدالرفیع صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بڑوڑہ (بہار) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۲ کو مکرم سید عبدالمغنی صاحب کے مکان "احمدیہ منزل" میں اجلاس مکرم سید عبدالقیوم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم سید فیروزالدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار سید عبدالرفیع کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود رضا صاحب۔ سید آفاق احمد صاحب محمد انور رضا صاحب خاکسار سید عبدالرفیع مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اجتماعی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا

● مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ یاری پورہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالرحیم صاحب راتھور کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز محمود احمد ٹاک کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شوکت احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ارشد احمد خان صاحب مکرم مظفر احمد صاحب ظفر، مکرم میر عبدالرشید صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں دوران تقاریر عزیز اکرام اللہ ٹاک اور عزیز منور احمد ٹاک نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھنؤ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز مکرم زاہد احمد صاحب قریشی شاہجہانپوری کی تلاوت کلام پاک اور صدر جلسہ کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ خاکسار داؤد احمد مکرم عارف علی فاضل صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم محمد اشفاق صاحب نے نظم سنائی بعد دعا مجلس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

آل آندھرا خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آل آندھرا خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴ و ۲۵ اپریل ۱۹۸۲ء بمقام ٹلک نگر حیدرآباد منعقد کیا جا رہا ہے جملہ مجالس آندھرا زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگان کو اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ قیام و طعام کا انتظام خدام الاحمدیہ حیدرآباد کرے گی۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے جلسہ سالانہ کیرنگ (اڑیسہ) کے موقعہ پر مورخہ ۵/۳/۸۲ کو میرے بھانجے عزیز شیخ حسین سلمہ کے نکاح کا اعلان فرمایا عزیز موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے مد امانت کیرنگ میں ادا کئے ہیں قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے نیز خاکسار کی اہلیہ محترمہ ناجیہ بیگم صاحبہ اور مکرم ایجاب الحق صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: شیخ محسن احمدی
کیرنگ (اڑیسہ)

کلکتہ میں ورودِ مسعود: بقیہ صفحہ اوّل

اور تمام قسم کی برکتیں آپؑ کے وجود سے وابستہ ہیں آخر میں آپ نے لمبی اور پُر سوز دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر خدا کے فضل سے تین افراد نے بیعت فارم پُر کرکے احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔ کیرہ کے بعد آپ ڈائمنڈ ہاربر اور وشن پور کے احباب جماعت سے ملنے بھی گئے۔

روزنامہ "آگر کشن" میں تبصرہ

کیرہ کی مسجد کے افتتاح کی تقریب کی خبر شائع کرتے ہوئے کلکتہ کے ایک اخبار "دینک آگر کشن" نے اپنی ۱۱ رمارچ کی اشاعت میں لکھا۔

"جماعت احمدیہ کیرہ کی مسجد کا افتتاح"

۱۱ رمارچ ڈائمنڈ ہاربر- آج ڈائمنڈ ہاربر تھانہ کے تحت کیرہ گاؤں میں جماعتہائے احمدیہ بھارت کے چیف سیکرٹری صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جو امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے پوتے اور جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے بھائی ہیں احمدیہ جماعت کی ایک نئی مسجد جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کے لئے تعمیر کی گئی ہے کا افتتاح نمازِ ظہر و عصر ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ بعد نماز ایک خصوصی جلسہ ہوا اس جلسہ میں مغربی بنگال اور آسام کے مشن انچارج مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ایک مقامی نوجوان عبد المنان نے نظم سُنائی بعدہٗ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک ایمان افروز علمی خطاب بزبان اُردو فرمایا جس کا بنگالہ ترجمہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے کیا۔"

صدر لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں خصوصی اجلاس

مورخہ ۷ رمارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیرِ صدارت محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مقامی لجنہ و ناصرات کی جملہ ممبرات نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے حاضرات کو ایک روح پرور اور ایمان افروز خطاب سے نوازا۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کلکتہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ‘ کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم منیر احمد صاحب بانی کی تلاوت قرآن مجید اور خاکسار کی نظم کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ نے مختصر الفاظ میں مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا بعدہٗ محترم صدرِ جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کلکتہ کے افراد کے مالی تعاون پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ آپ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرتِ صحابہؓ کے بعض ایمان افروز واقعات کی روشنی میں احبابِ جماعت کو نصائح فرمائیں کہ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے نیک نمونہ سے لوگوں کے قلوب کو جیتیں آپ نے فرمایا کہ حجت اور برہان کی رُو سے تمام دُنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ اسلام ہی دُنیا کو حقیقی امن اور سلامتی بخش معاشرہ دے سکتا ہے اور موجودہ زمانہ کے تمام مسائل کا حل اسلام ہی میں ہے لیکن دنیا اس حقیقی اسلامی نظام کا نمونہ چاہتی ہے اور اس کام کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے آپ نے نہایت ہی عمدہ اور مؤثر پیرائے میں احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی بجا آوری کی طرف توجہ دلائی آپ کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا بالآخر دُعا کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اجلاس میں مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے شرکت کی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا کلکتہ میں تین روز تک قیام رہا اور اس دوران احبابِ جماعت آپ کی قیام گاہ پر جا کر ملاقات کرتے رہے اور مسجد میں بھی آپ کی ملاقات سے مشرف ہوتے رہے بعض مخلصین نے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو بھی آپ سے ملوایا گیا۔

مورخہ ۱۰ رمارچ کو ۹ بجے بذریعہ طیارہ آپ کلکتہ سے پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے کثیر تعداد میں افراد جماعت علی الصبح آپ کو الوداع کہنے کے لئے دمدم ائیرپورٹ پر پہنچ گئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کے بہتر نتائج اور دُور رس نتائج پیدا فرمائے آمین۔

ولادتیں

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز ایجاب الحق خان سلمہٗ کو شادی کے دس سال بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "نعیم الحق خان" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مختلف مدّات میں بطور شکرانہ مبلغ بیس روپیہ ارسال کئے گئے ہیں۔ خاکسار: ایجاب الحق خان کیرنگ۔

(۲) عزیزم سید برہان الدین احمد شاہ قادری سلمہٗ مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم سید مقام الدین احمد شاہ صاحب قادری آف رامچندر پور ضلع کٹک اڑیسہ کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

خاکسار: نور الدین صدیقی میرٹھ

(۳) مکرم حبیب یوسف صاحب آف امروہہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم عبد العزیز صاحب آف امروہہ کا پوتا اور مکرم خورشید احمد صاحب آف امروہہ کا نواسہ ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ بیس روپے مدّ اعانت بدر میں بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار: بدر الدین عامل کارکن دفتر بدر قادیان

(۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم شیخ رفیق الدین صاحب کو تین بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "شیخ حبیب الدین" تجویز فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً

قارئین سے نومولودین کے نیک صالح و خادمِ دین بننے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواستہائے دُعا

● مکرم محمد قدرت اللہ صاحب چندہ پور (آندھرا) اپنے بھتیجے عزیز لطیف احمد سلمہٗ کی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب خانی ترویتی (آندھرا) C.S.G.M. و B.R.Sc کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی والدین کی مغفرت اور بہن بھائیوں کی مشکلات کے ازالہ کے لئے ● محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بھدرک (اڑیسہ) اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نگران ناصرات حیدرآباد اپنے بیٹے عزیز محمد عبد اللہ کے انٹر فرسٹ ائیر کے امتحان میں نمایاں کامیابی اپنی کامل صحت و شفایابی اور سب بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم سید نعیم احمد صاحب آف مونگھیر حال کلکتہ اپنے چھوٹے بھائی عزیز سید سہیل احمد طاہر سلمہٗ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر اپنے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور مختلف مدّات میں مبلغ دس روپے ادا کرکے کاروبار میں برکت بخشی از بیش خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے اور جملہ احباب کی دینی و دنیوی ترقیات اور عزیز محمد ناصر قریشی سلمہٗ کے میڈیکل کے امتحان میں داخلہ کے لئے ● مکرم سید رشید احمد صاحب کینیڈا مالی پریشانیوں کے ازالہ اور رزق حلال میں کشادگی کے لئے ● مکرم سید نظام الدین صاحب جمشید پور کی عزیزہ اُم الفضل سلمہا اہلیہ عزیز سید انیس احمد سلمہٗ بفضلہ تعالیٰ اُمید سے ہیں قبل ازیں اللہ تعالیٰ نے عزیزہ کو دو بچیاں عطا فرمائی ہیں اس مرتبہ نیک صالح خادم دین اولادِ نرینہ کے لئے ● مکرم سید محمد یونس صاحب سورو بعارضہ نامنہ فریکچر میں مبتلا ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● مکرم سید آفتاب عالم صاحب بھاگلپور باعزت ملازمت کے حصول کے لئے ● مکرم غلام رسول صاحب ملک خادم مسجد احمدیہ سرینگر اپنی کامل صحت و شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ، آمنہ بیگم کی مکمل صحتیابی، عزیزہ سلیمہ بانو سلمہا کو نعم البدل عطا ہونے نیز عزیزہ نسیمہ بانو سلمہا و عزیزہ شاہینہ سلمہا کی مکمل شفایابی کے لئے ● مکرم محمد قدرت اللہ صاحب چندہ پور اپنے بیٹے عزیز شریف احمد سلمہٗ کی تپ دق کے موذی مرض سے مکمل صحت و شفایابی تمام بچوں اور خود کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ● محترمہ امتیاز فاطمہ صاحبہ شاہجہانپوری مقیم قادیان اپنے بھتیجے عزیز حفیظ احمد سلمہٗ کی خانگی و اقتصادی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA – 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 23-8302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

15 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY – 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۷۱۷

ارشاد نبوی

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
"تین باتیں جس میں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اُس کی موت میں آسانی پیدا کر دے گا۔ اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ ایک یہ کہ مہمان سے نرمی کرے۔ دوسری یہ کہ مالی لحاظ سے والدین کی مدد کرے۔ اور تیسری یہ کہ نوکروں اور ماتحتوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرے۔"

محتاج دُعا :- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم :-
"سب سے بہتر کلام، اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے۔" (مسند احمد بن حنبل)
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-
"جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔" (کشتی نوح)

پیشکش } محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز "موٹر کنگ"
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ۔ سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز۔ کاٹھ پورہ۔ باری پورہ۔ کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR BANGALORE-560026
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY Boots.

حیدر آباد میں
ریلیبنڈ موٹر گاڑیوں
فون - ۴۲۳۰۱

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد موٹر ریپئرنگ ورکشاپ
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)
کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲۲۰-۴-۲/ ۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®
CALCUTTA-15.

پیشکش :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، تیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!